

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

ریاض المناقب	نام کتاب
پیر سید معین الحق شاہ گیلانی	مصنف
ذیشان مہروی	کمپوزنگ
سید بہرام شاہ گیلانی	پروف ریڈنگ
مکتبہ معینیہ گولڑہ شریف	ناشر
۲۰۲۶ء	سال اشاعت
روپے	قیمت
۱۱۰۰	تعداد

☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ریاض المناقب

کلام:

پیر سید معین الحق شاہ گیلانی
درگاہ عالیہ گولڑہ شریف

ناشر:

مکتبہ معینیہ

گولڑہ شریف، اسلام آباد

☆☆☆

انتساب

جملہ مقبولانِ خدائے وحدہ لا شریک

کے نام

☆☆☆

شعبِ ابوطالب سے آتی ہے صدا اب بھی
 قرباں ہوا آقا پر جیون ابوطالب کا
 دھن دولتِ ایماں ہے بس حُبِّ نبی یارو
 معمور ہے اس دھن سے تن من ابوطالب کا
 یاں مہرِ نبوت بھی، یاں ماہِ ولایت بھی
 نورین کا مطلع ہے آنگن ابوطالب کا
 بو جہل کے گھر ڈیرے رہے کفر کی ظلمت کے
 گھر نورِ نبوت سے روشن ابوطالب کا
 اک زانو نبی سرور، اک زانو علی حیدر
 پُر نور معین الحق دامن ابو طالب کا
 ☆☆☆

حضرت سیدنا ابوطالب علیہ السلام

ہے رشکِ جناں ہر دم گلشن ابوطالب کا
 اے حسنِ نظر کر لے درشن ابوطالب کا
 حیدر کے وہ بابا ہیں، حسنین کے دادا ہیں
 اے مومنو! ذکر کرو ادباً ابوطالب کا
 بیٹا ہے، بھتیجا ہے، پوتے ہیں، بہو بھی ہے
 پانچوں میں عیاں دیکھو جو بن ابوطالب کا
 سرکار کے حامی ہیں ابوطالب کا
 سرکار کا دشمن ہے، دشمن ابوطالب کا
 مکہ کہ مدینہ ہو، کربل کہ نجف اشرف
 ہر فیض کا مرکز ہے مسکن ابوطالب کا

بجھور سید الشہداء عم رسولؐ
حضرت سیدنا امیر حمزہ علیہ السلام

وفا کے پیکر، عطا کے مظہر، اُحد کے والی جنابِ حمزہ
ہیں زینتِ مسندِ شہادت بہ شانِ عالی جنابِ حمزہ
تو مونسِ جان ہر ولی کا، اسدِ خدا کا، اسدِ نبیؐ کا
علیؑ کے چچا ہے ذاتِ تیری ابوالمعالی جنابِ حمزہ
یہ رفعتِ شان ہے تری کہ سلام کرتے ہیں آ کے قدسی
شہانِ عالم بھی تیرے در کے بنے سوا لی جنابِ حمزہ
زہے یہ اوجِ سخا کہ تونے بھرے ہیں دامنِ ہر اک گدا کے
نہیں گیا آج تک ترے در سے کوئی خالی جنابِ حمزہ
وہ ہاشمی خون، وہ جوانی، وہ ہر جگہ تیری جاں فشانی
ہے خوش لقبِ سرورِ شہیداں ترا مثالی جنابِ حمزہ
نہ کیوں ترا نام لوں محبت سے ہر گھڑی اے امیرِ طیبہ
معین پر ہے کرمِ نوازی تری نرالی جنابِ حمزہ

☆☆☆

سلام بجھور سیدۃ النساء

حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

السّلام اے سیدہ بنتِ رسولؐ!
السّلام اے فاطمہ زہرا بتولؑ!
السّلام اے نورِ چشمِ مصطفیٰ!
السّلام اے فاطمہ شانِ خدا!
السّلام اے دخترِ خیر الوریؑ
السّلام اے بانوئے مشکل کشاؑ
السّلام اے معدنِ صبر و رضا
السّلام اے مخزنِ لطف و عطا
السّلام اے مصطفیٰ را نورِ عین
السّلام اے مادرِ حسنؑ و حسینؑ

السَّلامِ اے نورِ چشمانِ نبیِّ
السَّلامِ اے نو نہالانِ علیِّ
السَّلامِ اے غم گسارِ عاصیان
السَّلامِ اے دستگیرِ عاجزان
نورِ چشمانِ محمد السَّلام
راکبانِ دوشِ احمد السَّلام
السَّلامِ اے زینتِ خلدِ بریں!
السَّلامِ اے رہبرِ راہِ یقیں!
درِ ردائے لطفِ خود پنہاں بگن
مادرِ مشفق بمن احسان بگن
السَّلامِ اے حضرتِ خیر النساء!
از معین الحق، معینِ بے نوا
☆☆☆

بجھور سیدۃ النساء

حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا

بنتِ شاہِ ہدیٰ سیدہ فاطمہ
ہمسرِ مرتضیٰ سیدہ فاطمہ
زوجِ ایمانِ گل، اُمِّ ساداتِ گل
نازِ آلِ عبّاسِ سیدہ فاطمہ
اللہ اللہ ”اُمِّ اَبِيہَا“ لقب
ہے فقط آپ کا سیدہ فاطمہ
ذاتِ جس کی بتوں اور زہراً بنی
وہ ہے خیر النساءِ سیدہ فاطمہ
تاج ہے جس کے سرِ بیضۃ منیٰ کا
دلبرِ مصطفیٰ سیدہ فاطمہ

صورت و سیرت مصطفیٰؐ آپ ہیں
 جلوہء حق نما سیدہ فاطمہؑ
 اہل محشر سبھی تیری توقیر میں
 دیں گے سر کو جھکا سیدہ فاطمہؑ
 صدقہ شہیرؑ و شہرؑ عطا کیجیے
 اے سراپا عطا سیدہ فاطمہؑ
 لے کے آیا معین تیرے دربار میں
 گل عقیدت کے یا سیدہ فاطمہؑ

☆☆☆

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

دل و جاں سے فدائے مصطفیٰ صدیق اکبرؓ ہیں
 رفیقِ خلوتِ خیر الوریٰ صدیق اکبرؓ ہیں
 رہ اہل صفا کے رہنما صدیق اکبرؓ ہیں
 کہ محبوبِ خدا کے دربار صدیق اکبرؓ ہیں
 پیسہ پر ہے جاں جن کی فدا، صدیق اکبرؓ ہیں
 کیا حق نے جنہیں سب کچھ عطا، صدیق اکبرؓ ہیں
 نبوت کی معیت میں سدا صدیق اکبرؓ ہیں
 سراپا عشق سرتا پا وفا صدیق اکبرؓ ہیں
 نبی کے صہر، مرد بے ریا صدیق اکبرؓ ہیں
 سبھی رشتے نبھائے، خوش ادا صدیق اکبرؓ ہیں
 رہے وہ منبج کامل، صحابی بھی، خلیفہ بھی
 تبھی اہلِ ولا کے پیشوا صدیق اکبرؓ ہیں
 تجلی ریز ہے مینار، دنیا میں صداقت کا
 ریاضِ خلد کی بادِ صبا صدیق اکبرؓ ہیں
 شہِ دوراں ہمارے دستگیر امروز و فردا کے
 ہماری آرزو و مدعا صدیق اکبرؓ ہیں
 علیؑ کے ہم نوا، حسنینؑ کے ہیں مونس و ہدم
 بہ جاں آلِ محمد ﷺ پر فدا صدیق اکبرؓ ہیں

کیا قربان سارا گھر نبی کے اک اشارے پر
 وہ اہل ہمت و جود و سخا صدیق اکبر ہیں
 گرامی قدر ابو سیدہ حضرت حمیرا کے
 وہ ختم الانبیاء کے ہم نوا صدیق اکبر ہیں
 رہے وہ عمر بھر شاداں محمد ﷺ کی غلامی پر
 معین الحق! عجب مرد خدا صدیق اکبر ہیں

☆☆☆

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مراد مصطفیٰ، فاروق اعظم
 عطائے کبریا، فاروق اعظم
 امام الاتقیاء، فاروق اعظم
 رئیس الاصفیاء، فاروق اعظم
 ز سر تا پا ولا فاروق اعظم
 نہایت با صفا، فاروق اعظم
 غلام صادق شہپر و شہپر
 فدائے مرتضیٰ، فاروق اعظم
 عدالت میں، انھوت میں زمیں پر
 خوشا! ظل خدا، فاروق اعظم
 علی کے بحر حکمت کے شناور
 حقیقت آشنا، فاروق اعظم
 فدا آل عبا پر جان و دل سے
 بصد صدق و صفا، فاروق اعظم
 عدو کے واسطے، شمشیر بُراں
 نبی کی خاک پا، فاروق اعظم

لبادہ خیر کا پھر شر نے اوڑھا
 مدد فرمائیں یا فاروقِ اعظمؓ
 بہت ہی مضطرب ہے دل کی دنیا
 سینیں غم کی صدا، فاروقِ اعظمؓ
 ہے خرمن زندگی کا زیرِ آتش
 ہرا گلشنِ جلا، فاروقِ اعظمؓ
 دھواں بارود کا ہے چار جانب
 ہے زہر آگیاں فضا، فاروقِ اعظمؓ
 پکاریں کیوں نہ اس نازک گھڑی میں
 تمہی ہو آسراء، فاروقِ اعظمؓ
 بہر سو قحط اب منڈلا رہا ہے
 ستم ہے برملا، فاروقِ اعظمؓ
 اُفتق پر آندھیاں آلام کی ہیں
 ہے بے دینی بپا، فاروقِ اعظمؓ
 بہر سو نالہ و فریاد کا شور
 ہو چارہ غم کا یا فاروقِ اعظمؓ
 معینِ الحق پہ ہو چشمِ عنایت
 بدل جائے قضا، فاروقِ اعظمؓ

حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین

رضی اللہ عنہ

پیکرِ شرم و حیا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 خادمِ آلِ عبا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 مردِ حق، مردِ خدا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 بازوئے مشکل کشا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 منبعِ فہم و ذکا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 مصدرِ صبر و رضا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 محوِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 شاملِ اہلِ بقاء، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 سرتا پا وہ غرق ہیں نورِ کلامِ اللہ میں
 ہر گھڑی محوِ لقا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 رشک کرتے ہیں ملائک جن کی ذاتِ پاک پر
 بالیقین وہ با حیا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 مہرباں ہیں وہ غلامانِ نبی پر رات دن
 کیا عجب شانِ خدا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں

ان کے قدموں پر نچھاورِ راحتیں دارین کی
 بندہ ء ربُّ العلیٰ، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 پیش کی جاں آفریں کو اپنی جانِ باوفا
 وہ حقیقت آشنا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 کاتبِ وحی الہی، جامعِ قرآنِ پاک
 خادمِ دینِ ہدیٰ، عثمان ذوالنورینؓ ہیں
 وہ معینِ الحق کے مشفق، محسن و بلجا، کریم
 سر بسرِ جود و سخا، عثمان ذوالنورینؓ ہیں

☆☆☆

سلام بخضور
 حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

السّلام اے تاجدارِ ہل آئی
 مرتضیٰ، مولا علی، مشکل کشا
 السّلام اے سید و مولائے کُل
 السّلام اے وارثِ ختم الرُّسُل
 پاکِ جوہر، پاکِ طینت السّلام
 ہمسرِ خاتونِ جنت السّلام
 السّلام اے مردِ حق، خیرِ شکن
 السّلام اے بو تراب و بو الحسن
 شاہِ مردان، شیرِ یزدان السّلام
 کن نظر بر ما غریبان السّلام
 قوّتِ پروردگارا! السّلام
 لطف کن بر ما خدارا! السّلام
 بابِ شہرِ علم! بر علمت سلام
 حیدرِ کرار! بر حلمت سلام
 اے اخی سرورِ عالم سلام
 اے وصیِ جانِ دو عالم سلام

اے کہ دستت بَارِك اللہ السّلام
 اے کہ رُویت کَرَم اللہ السّلام
 السّلام اے مرْتَضَى، مشکل کَشَاءُ
 السّلام اے هَادِي رَاهِ بَقَا
 يَا عَلِيّ! صد بار و با صد احترام
 السّلام و السّلام و السّلام
 السّلام اے حَضْرَتِ شِيْرِ خَدَاءُ
 از مَعِيْنَ الْحَقِّ مَعِيْنَ بَعِ نَوَا

☆☆☆

حضرت سیدنا امام علی ابن ابی طالب
 کرم اللہ وجہہ

ایمان کی تکمیل، محبت ہے علی کی
 واللہ! عجب شوکت و عظمت ہے علی کی
 تسبیح کہ شمشیر سنبھالی رہ حق میں
 آئینہء اخلاص، عبادت ہے علی کی
 بو جہل سے پامال کیے کتنے ہی خود سر
 بے مثل زمانے میں شجاعت ہے علی کی
 وہ فاتحِ خیبر ہیں، وہ علامہء عالم
 مانی ہوئی اسلام میں خدمت ہے علی کی
 وہ دل ہے محمد ﷺ کی محبت سے متور
 جس دل میں ارادت ہے، اطاعت ہے علی کی
 ہے حبّ نبی مہر علی نسبتِ قربت
 بے مثل یہ قربت ہی فضیلت ہے علی کی
 لے لَحْمُكَ لِحْمِي وَخَوِشًا جِسْمِكَ جِسْمِي
 ظاہر اسی فرمان سے سبقت ہے علی کی
 نسبت میں معین ان کی ہیں ضم نسبتیں ساری
 سر چشمہء فیضان، ولایت علی کی

☆☆☆

حضرت سیدنا امام علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ

ولایت کا نشان مولا علیؑ ہیں
بہر سو صوفشاں مولا علیؑ ہیں
متاعِ عاشقاں مولا علیؑ ہیں
امیرِ عارفاں مولا علیؑ ہیں
سُرورِ دلبراں مولا علیؑ ہیں
قرارِ کاملاں مولا علیؑ ہیں
مخاطب کون ہیں اُنہی اُنہی کے؟
کہو سب یک زباں، مولا علیؑ ہیں!
ہے جن کا ذکر قولِ لافتی میں
وہی کامل جواں مولا علیؑ ہیں

ذرا دیکھو! بہ شانِ بوترابی
زمیں پر آسماں مولا علیؑ ہیں
عَلِيِّ بِأَبْهَامَا سے صاف ظاہر
امامِ ہر زماں مولا علیؑ ہیں
وہی بُرہانِ حق، قرآنِ ناطق
ہدایتِ آستاں مولا علیؑ ہے
مُحَمَّدٍ ﷺ اور علی لِحَمَّتِ الْحَمِي
مُحَمَّدٍ ﷺ سے عیاں مولا علیؑ ہیں
عیاں مَنْ كُنْتُ مولا کے بیاں سے
برائے مومناں مولا علیؑ ہیں
دو حرفی بات ہے بس یاد رکھنا!
جہاں ایماں، وہاں مولا علیؑ ہیں
معین یہ بات ہے ایماں کی واللہ!
مرے ایماں کی جاں مولا علیؑ ہیں

☆☆☆

حضرت سیدنا امام علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ

قرین جان پیغمبر علی المرتضیٰ حیدر
امام اول و اکبر علی المرتضیٰ حیدر
تہی ہو تاجدارِ ہل اتی مشکل کشا مولا
تہی ہو فاتح خیبر علی المرتضیٰ حیدر
اخی مصطفیٰ مولائے گل کی شان کیا کہنے
ہیں بی بی پاک کے ہمسر علی المرتضیٰ حیدر
خوشا غمخوار امت کے، خوشا سردار جنت کے
ترے شبیر اور شبیر علی المرتضیٰ حیدر
ولید خانہ ء کعبہ، شہید مسجد کوفہ
عطا پیکر، وفا خوگر علی المرتضیٰ حیدر
کھڑے ہیں آپ کے در پر بھکاری جھولی پھیلائے
انھیں دیں صدقہ ء قنبر علی المرتضیٰ حیدر
عطائے بے بہا کردی بہ حال زارِ من شاہا
معین قربان ہیں تم پر علی المرتضیٰ حیدر

☆☆☆

حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ
تو ہے مولائے کل شان تیری جلی
یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ

اللہ اللہ وہ تاریخ تیرہ رجب
چشم عالم نے دیکھا یہ منظر عجب
در کھلا بیت کا سب ہوئے با ادب
جب ہوئی رب کے گھر تیری جلوہ گری
یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ، یا علیؑ

تاجدارِ ولایت، شہِ انما
 شان ہے تیری اِلَّا عَلٰی لَا فَتٰی
 زوجِ خیرِ النَّسَاءِ، سب کے مشکل کشا
 تیرے در کے گدا جگ کے سارے ولی
 یا علی، یا علی، یا علی، یا علی

جن کو آقا نے فرمایا اَنْتَ اَنْحٰی
 ذات جن کی بنی بابِ علمِ نبی
 ذکر سے ان کے ایمان کی تازگی
 دل لُبھائے معینِ نعرہء حیدری
 یا علی، یا علی، یا علی، یا علی

☆☆☆

حضرت سیدنا امام حسن بن علی
 علیہ السلام

آپ ہیں رشکِ شمس و قمر یا حسن
 آپ رحمت کی روشن سحر یا حسن
 ذات کے نور کے ہو شجر یا حسن
 تیری ہر شاخ ہے پُر ثمر یا حسن
 آپ مہرِ نبوت کے دُرّ ثمنیں
 اور ولایت کے رخشاں گہر یا حسن
 آپ کے ہی سوالی ہیں سب اتقیاء
 آپ ولیوں کے ہیں تاجور یا حسن
 آپ کے در سے سلطان خیرات لیں
 اے جہاں کے نخی نامور یا حسن
 ہر قدم آپ کا سنگِ میلِ حیات
 راہِ حق، آپ کی رہ گزر یا حسن

میں کہیں اور جاؤں یہ ممکن نہیں
 آستانِ آپ کا چھوڑ کر یا حسن
 کھولے بابِ الطاف و اکرام کا
 آپ ہیں شانِ حق سر بسر یا حسن
 بس توجہ مجھے آپ کی چاہیے
 ایک چشمِ کرم ہو ادھر یا حسن
 مجھ کو دامن میں اپنے چھپا لیجیے
 ہے تمنا یہی مختصر یا حسن
 ملتمس ہے معین آپ سے ہر گھڑی
 اک نظر یا حسن! اک نظر یا حسن

☆☆☆

حضرت سیدنا امام حسن بن علی علیہ السلام

سایہ کبریا ہیں جنابِ حسن
 منظرِ مصطفیٰ ہیں جنابِ حسن
 شانِ ربِّ العلا ہیں جنابِ حسن
 حق کا دستِ عطا ہیں جنابِ حسن
 جس نے پیغامِ صلح و صفائی دیا
 سیدِ باصفا ہیں جنابِ حسن
 نورِ چشمِ نبیؐ، جانِ زہراً وہ ہیں
 کیا حسیں مہ لقا ہیں جنابِ حسن

نام ان کا ہے ہر اک مرض کی دوا
 نسخہءِ کیمیا ہیں جنابِ حسنؑ
 ان کے در سے ہے خیرات سب کو ملی
 سب کے حاجت روا ہیں جنابِ حسنؑ
 سامنے ان کے چلتی نہیں غیر کی
 ایسے فرماں روا ہیں جنابِ حسنؑ
 ہے فدائی معین آپ کی ذات کا
 اس کا آپ آسرا ہیں جنابِ حسنؑ

☆☆☆

حضرت سیدنا امام حسن بن علی علیہ السلام

خوشا لبوں پہ سجا ذکرِ دل نشینِ حسنؑ
 نبیؐ کا نور ہے زہراً کا مہِ جمینِ حسن
 خدا بھی خوش ہے، نبیؐ و علیؑ و زہراً بھی
 کہ آج آئے جہاں میں امام دینِ حسن
 علیؑ پدر ہے، نبیؐ نانا، فاطمہؑ مادر
 حسینؑ پاک ہے بھائی زہے قرینِ حسنؑ
 امامِ ثانی بھی ہے یہ خلیفہءِ خامس
 ہے پختنؑ میں بھی شامل یہ نازنینِ حسن
 ہر ایک شان میں مولا علیؑ، علیؑ ٹھہرے
 خدا نے ان کو دیا بھی تو جانشینِ حسن
 حسنؑ کی صلح سے آتش بجھی بغاوت کی
 خدا کا دین ہے سو آج بھی رہیں حسنؑ
 خدا کا فضل ہے اپنا کوئی کمال نہیں
 حسنؑ کے ذکر میں پائی جو یہ زمینِ حسن
 معینؑ، حق سے حسنؑ اور حق حسنؑ سے ہے!
 معینِ حق ہے وہی جو کہ ہے معینِ حسنؑ

☆☆☆

حضرت سیدنا امام حسین بن علی علیہ السلام

ایمان کی ہے جانِ محبتِ حسینؑ کی
 اسوہ رسولِ پاکؐ کا سیرتِ حسینؑ کی
 ہے دین کی اساسِ موَدتِ حسینؑ کی
 عرفان کی بنا ہے محبتِ حسینؑ کی
 ہے صورتِ رسولؐ ہی صورتِ حسینؑ کی
 دیدارِ مصطفیٰؐ ہے زیارتِ حسینؑ کی
 دفتر ہے کائنات کا ان کی نگاہ میں
 اللہ کی عطا ہے فراستِ حسینؑ کی
 ذاتِ حسینؑ سے ہے عیاں شانِ مصطفیٰؐ کی
 اللہ جانتا ہے حقیقتِ حسینؑ کی
 اپنے لہو سے عشق کی روداد کی رقم
 واللہ! بے مثال ہے عظمتِ حسینؑ کی
 ہیں آسمانِ مقام وہ سلطانِ دینِ حق
 معراجِ عشقِ حق ہے شہادتِ حسینؑ کی
 فیضان ہے یہ مولا علیؑ کا معین
 مجھ پر یوں صبح و شام عنایتِ حسینؑ کی

سلام بحضورِ سیدِ الشہداء

حضرت سیدنا امام حسین بن علی علیہ السلام

حبیبِ حقؑ کے نواسے پہ بے شمار سلام
 شہیدِ کرب و بلاؑ پر ہوں صد ہزار سلام
 شبانہ روز پڑھے ان پہ کائناتِ درود
 بصد نیاز کریں سارے دلِ فگار سلام
 حسینِ پاکؑ کی چوکھٹ پہ با ادب واللہ
 جھکا کے گردنیں کرتے ہیں تاجدار سلام
 فلک پہ قدسی بھی ان کے قصیدے پڑھتے ہیں
 زمین والے بھی کرتے ہیں بار بار سلام
 اسی لہو کی مہک میری سانس میں ہے رچی
 انہی کے ذکر سے کرتے ہیں دل کے تار سلام
 محبتوں کا یہ نذرانہ پیش ہے آقا!
 عقیدتوں کا یہ ہدیہ ہے پُر بہار، سلام
 معینِ آپؑ پہ کرتا ہے دو جہاں قرباں
 فداکِ روجی و قلبی، اے غم گسار سلام

سلام بحضورِ سید الشہداء
حضرت سیدنا امام حسین بن علی علیہ السلام

راکبِ دوشِ محمد ﷺ، ابنِ زہراً السلام
قاریِ قرآنِ بنوکِ نیزہِ حقّا السلام

اے شہیدِ کربلا، اے تشنہء نہرِ فرات
پیکرِ صبر و رضا، سبطِ خدیجہ السلام

اے بنائے لا الہ، اے محسنِ دینِ مبیں
وارثِ ختمِ الرُّسلِ در دین و دنیا السلام

السلام اے نورِ چشمِ مصطفیٰ و مرتضیٰ
السلام اے تاجدارِ اہلِ جنّہ السلام

گر قبولِ اُفتد زہے عزّ و شرف، تکریم و جاہ
از معینِ الحقِ خوشا اے شاہِ والا! السلام

☆☆☆

شانِ پنجتنِ پاک

ظہورِ حقِ بنی آدم میں پنجتن سے ہے
بہارِ گلشنِ عالم میں پنجتن سے ہے

انہی کے نور کے ہر سو اجالے بٹتے ہیں
یہ روشنی مہ و انجم میں پنجتن سے ہے

سیاہ روز ہیں روشن، وسیلے سے ان کے
قرارِ دل کو شبِ غم میں پنجتن سے ہے

انہی کے عشق میں ہیں مہر و ماہ سرگرداں
فلک میں دور، سکوں ییم میں پنجتن سے ہے

خدا کے فضل سے ہم بھی ہیں اس گھرانے کے
یہ ساری تاب و توان ہم میں پنجتن سے ہے

معین اپنا تو سب کچھ انہی کی الفت ہے
مہکِ ولا کی یہ دم دم میں پنجتن سے ہے

☆☆☆

کربلا معلیٰ

مقامِ صبر و رضا، کربلا معلیٰ میں
 متاعِ آلِ عبّاء، کربلا معلیٰ میں
 سرورِ اہلِ ولاء، کربلا معلیٰ میں
 گھلا ہے بابِ عطا کربلا معلیٰ میں
 بنائے کلمہء حق لا الہ الا اللہ
 حسینِ جلوہ نما کربلا معلیٰ میں
 بلند ہے سرِ نیزہ پہ بولتا قرآن
 یہ آیتِ عجبا، کربلا معلیٰ میں
 وہ یادگارِ محبت، وہ خیمہء زینب
 نشانِ مہر و وفا، کربلا معلیٰ میں
 مزارِ پاکِ علی اکبر و علی اصغر
 مرادِ خلقِ خدا، کربلا معلیٰ میں
 جہاں میں حضرتِ عبّاس کی وفاؤں کا
 علمِ بلند ہوا، کربلا معلیٰ میں

وہ جلتے خیمے، وہ بیڑی، وہ عابدِ بہاڑ
 ہوا تھا حشرِ پیا، کربلا معلیٰ میں
 نگاہِ نور میں ڈوبی، کلی نکھلی دل کی
 عجب سکون ملا، کربلا معلیٰ میں
 جہاں سے ملتی ہے دکھ درد کی دوا سب کو
 ہے ایسا دارِ شفاء، کربلا معلیٰ میں
 جنابِ حرّ کو سلامی جو صبحِ عاشورا
 شہیدِ ناز ہوا، کربلا معلیٰ میں
 نبی ﷺ کی آل پہ بھیجو صلوة اور سلام
 بس اک یہی ہے صدا، کربلا معلیٰ میں
 سلامِ آلِ محمد ﷺ کے ان غلاموں پر
 جو پا گئے ہیں بقاء، کربلا معلیٰ میں
 جھکائے سرِ درِ شہیر پہ بجز اللہ
 معین ہے مدحِ سرا، کربلا معلیٰ میں

☆☆☆

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

زین دین حق، وفا ایچاد، زین العابدینؑ
 ہیں امام صاحب ارشاد، زین العابدینؑ
 آدم نسل حسینیؑ، وارث شان نبیؐ
 آں علیؑ سر جلوہء اجداد، زین العابدینؑ
 حضرت باقرؑ، امام جعفرؑ و کاظمؑ، رضاؑ
 کیسی عالی شان تری اولاد، زین العابدینؑ
 خو رُلّائے ہر گھڑی ”ان نلت یاریح الصبا“
 دردِ پیہم سے بھری فریاد زین العابدینؑ
 چار سو جو چھار ہے تھے غم کے بادل، چھٹ گئے
 ذکر سے تیرے ہوا دل شاد، زین العابدینؑ
 ہائے وہ طیبہ میں بیٹ الحزن کی تنہائیاں
 گھر ترا تھا ایک اشک آباد، زین العابدینؑ
 کیا ہی نظارہ عجب ہو گا معین محشر کے دن
 آئیں گے جب سید سجاد زین العابدینؑ

☆☆☆

حضرت سید امام علی رضا علیہ السلام

کتنا بلند تر ہے مقامِ علی رضاؑ
 جنت نشان ہیں در و بامِ علی رضاؑ
 ہے مستنیر حیدرؑ و زہراؑ کے نور سے
 ضو بار ہے جو ماہ تمامِ علی رضاؑ
 زین العبادؑ، باقرؑ و جعفرؑ کے دل کا چین
 کاظمؑ کا نورِ عین امامِ علی رضاؑ
 شیخ جنیدؑ، حضرت معروفِ قادریؑ
 کہتے تھے خود کو ادنیٰ غلامِ علی رضاؑ
 مثلِ یزید مٹ گیا مامون کا غرور
 لیکن ہے ثبت نقشِ دوامِ علی رضاؑ
 سب اولیاء میں اُن کی امامت کا فیض ہے
 ہر ایک مست بادہ ء جامِ علی رضاؑ
 جس پر نثار بادِ نسیم بہار بھی
 اللہ رے وہ حسنِ خرامِ علی رضاؑ
 صدقے میں ان کے لطف و عنایات کے معین
 قربان جان و دل ہیں بہ نامِ علی رضاؑ

☆☆☆

حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ

قرن کے چاند، سراپا وفا اویسِ قرنیؓ
 نبیؐ کی ذات پہ دل سے فدا اویسِ قرنیؓ
 نبیؐ کے قرب کا ہیں واسطہ اویسِ قرنیؓ
 سراغِ حق ہیں، نشانِ وفا اویسِ قرنیؓ
 ہے ان کا عشقِ زمان و مکاں سے بالا تر
 ازل شناس، ابد آشنا اویسِ قرنیؓ
 ہے بزمِ کشف میں فیضان ان کی نسبت کا
 ریاضِ عشق کی بادِ صبا اویسِ قرنیؓ
 ودیعت ان کو ہے اقلیمِ عشق کی شاہی
 نظر وہ آئیں بظاہر گدا اویسِ قرنیؓ
 اویسؓ سے ہیں رموزِ وفا و عشق عیاں
 رسول ﷺ کے ہیں حضوری خُوشا اویسِ قرنیؓ
 سینیں معین کی رودادِ دل خدا کے لیے
 نیاز کیش ہے یہ آپ کا اویسِ قرنیؓ

☆☆☆

حضرت داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری
 رحمۃ اللہ علیہ

بظاہر صورتِ انساں، علی عثمان ہجویریؒ
 باطنِ جلوہ ء یزداں، علی عثمان ہجویریؒ
 بہارِ گلشنِ ایماں، علی عثمان ہجویریؒ
 مداوائے غمِ دوراں، علی عثمان ہجویریؒ
 فسرده حال کے پُرساں، علی عثمان ہجویریؒ
 دلِ پُر درد کے درماں، علی عثمان ہجویریؒ
 ڈھلی ہے اسوہ ء میرِ رُسلؐ میں زندگی ان کی
 جمالِ ذات پر قرباں، علی عثمان ہجویریؒ
 چراغِ بام، اہل بیتؑ کے ایوانِ رحمت کے
 سراجِ محفلِ امکاں، علی عثمان ہجویریؒ
 کیا علم و عمل کے نور سے روشن زمانے کو
 زہے گنجینہ ء عرفاں، علی عثمان ہجویریؒ

گداگر ان کے جمشید و سکندر، قیصر و کسریٰ
لباسِ فقر میں سلطان، علی عثمان ہجویریؒ
کرم کرتے ہیں وہ سب پر، نخی ایسے مرے داتا
کریں سب مشکلیں آساں، علی عثمان ہجویریؒ
دلِ بے کس کو دیتے ہیں سہارا دستِ رحمت سے
ہیں بے سامان کا سامان، علی عثمان ہجویریؒ
نگاہِ لطف سے کر دیں متور خانہء دل کو
بھریں ہر ایک کا داماں، علی عثمان ہجویریؒ
ہیں ان کے سامنے باطل کی ساری ظلمتیں زائل
حقیقت میں مہ تاباں، علی عثمان ہجویریؒ
تجلیٰ بار ہے، صلِّ علیٰ مرقدِ معین ان کا
ہیں محبوبِ جہاں، ذی شان، علی عثمان ہجویریؒ

☆☆☆

گنج بخشؒ

جائے عافیت ہے تیرا آستانہ گنج بخشؒ
فیض پاتا ہے جہاں سارا زمانہ گنج بخشؒ
چارہ بے چاروں کا، بے ساماں کا تو سامان ہے
تیرا در ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ گنج بخشؒ
آپ کا دربار جلوہ بار ہے لاہور میں
اولیاء کا ہے جہاں پر آنا جانا گنج بخشؒ
غوثِ اعظمؒ، والیِ اجمیرؒ اور گنج شکرؒ
مانتے ہیں آپ کو دُرِّ یگانہ گنج بخشؒ
تیرا روضہ ہے زیارت گاہ خاص و عام کی
روز و شب جس کی فضا ہے دلبرانہ گنج بخشؒ
التجا میرے دلِ پُر شوق کی مقبول ہو
طرز ہو میری فقیری کی شہانہ گنج بخشؒ
آرزو ہے اب تو مسکن ہو مرا شہرِ نبیؐ
اب تو میرا ہو وہیں کا آب و دانہ گنج بخشؒ
از طفیلِ حضرت خیر النساءِ بنتِ رسولِ ﷺ
ہو معینِ الحق پہ لطفِ جاودانہ گنج بخشؒ

☆☆☆

پیران پیرؒ

نورِ جمالت، حسنِ خیالت، وجہِ سکونِ پیرانِ پیرؒ
یاد میں توری سانجھ سکارے تڑپت ہوں پیرانِ پیرؒ
خاکِ درتِ راسرہ سازم، دیدہء دل پُر نور شود
بن کر چرن سیوک تورا سدا جیوں پیرانِ پیرؒ
چشمِ کرم بر حالِ خرابم، چارہ گرِ ہر درد توئی
تجھ بن دکھیا من کی پیتا، کس سے کہوں پیرانِ پیرؒ
از غمِ ہجران، بے دم و بے جاں، تشنہء دیدِ لطفِ توام
اسون دیپِ جلائے کب تک، راہِ تلوں پیرانِ پیرؒ
اے شہِ جیلان! از غمِ عشقت، جان و دلِ پُر نور شدہ
کیوں نہ خوشی سے زخمِ توری چاہت میں سہوں پیرانِ پیرؒ
بندہء کوچہء قطبِ زمانم، نیست غم و اندیشہء محشر
آپ کی چھایا سر پر لے کیوں چنتا کروں پیرانِ پیرؒ
در غمِ جانانِ راحتِ یابم، حاجتِ درماں نیست معین
جیوں آشنا ہے اس دکھ کے سنگ جیوں پیرانِ پیرؒ

☆☆☆

یا عبد القادر جیلانیؒ

ہو جائے ادھر بھی چشمِ کرم یا عبد القادر جیلانیؒ
کافور ہوں سارے رنج و الم یا عبد القادر جیلانیؒ
ہے نام ترا صد چارہء غم یا عبد القادر جیلانیؒ
مجروح دلوں کا ہے مرہم یا عبد القادر جیلانیؒ
اے غوثِ زماں، سلطانِ جہاں، محشر کا نہیں ہے خوف کہاں
رکھتے ہیں جو ورجاں ہر دم یا عبد القادر جیلانیؒ
شاداب ہیں تیری چاہت سے گلزار ہیں تیری رحمت سے
جو ان پہ برستی ہے پیہم یا عبد القادر جیلانیؒ
جو تیرے وسیلے سے مانگیں، حق ان کو عطا وہ کرتا ہے
مجھ کو ترے دستِ سخا کی قسم یا عبد القادر جیلانیؒ
اے سبطِ نبیؐ، فرزندِ علیؑ، زہراؑ کی خوشی، اے غوثِ جلیؒ
کر دیجے ہم پر لطف و کرم یا عبد القادر جیلانیؒ
وہ دل ایوانِ سعادت ہے، اس دل پہ خدا کی رحمت ہے
جس دل میں ہے تیری یاد بہم یا عبد القادر جیلانیؒ
اے والی جیلاں! بہرِ خدا، اک جامِ کرم ہو جائے عطا
در دشتِ طلب من تشنہ لیم یا عبد القادر جیلانیؒ
یہ بندہ معین ہے تیرا گدا، فریاد کنناں ہے صبح و مسا
ہو چشمِ کرم اس پر ہر دم یا عبد القادر جیلانیؒ

☆☆☆

جلوہ عسجانی

مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراں!

تسکین بہم کر دے
سب دور الم کر دے
انوارِ ہدایت سے
دل شمعِ حرم کر دے
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراں!

جو در پہ ترے آیا
جو مانگا وہی پایا
دامان جو تھا خالی
گوہر سے وہ بھر لایا
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراں!

تو جادہ بھی، منزل بھی
تو موج بھی، ساحل بھی
تو فخرِ ولایت ہے
تو رہبرِ کامل بھی
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراں!

محبوبِ خدا تو ہے
رحمت کی گھٹا تو ہے
تو پیر ہے پیروں کا
قدیلِ ہدیٰ تو ہے
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراں!

گرتوں کو اٹھا دیجے
روتوں کو ہنسا دیجے
بیدار کریں قسمت
بگڑی کو بنا دیجے
مشکل ہو مری آساں
اے غوثِ زماں میراں!

اے مظہرِ ربائی
 اے جلوہ سجائی
 تو حسن سراپا ہے
 اے شاید یزدائی
 مشکل ہو مری آساں
 اے غوثِ زماں میراں!
 بے کیف جہاں میرا
 جینا ہے گراں میرا
 سببِ سببِین کے صدقے میں
 سن حرفِ فغاں میرا
 مشکل ہو مری آساں
 اے غوثِ زماں میراں!
 ہے آنکھ مری پُرِ نم
 ہو مجھ پہ کرمِ پیہم
 اے نورِ خداوندی
 اے ہادیِ گلِ عالم
 مشکل ہو مری آساں
 اے غوثِ زماں میراں!

شوق اپنا عطا کر دیں
 سرشارِ لقا کر دیں
 ہے واسطہ نانا کا
 دل نغمہ سرا کر دیں
 مشکل ہو مری آساں
 اے غوثِ زماں میراں!
 کیا مرتبہ عالی ہے
 جگ سارا سواہی ہے
 کیا بات معینِ ان کی
 ہر شانِ نرالی ہے
 مشکل ہو مری آساں
 اے غوثِ زماں میراں!

☆☆☆

یا غوثؒ

تیرے احسان نرالے یا غوثؒ
 مجھ کو سینے سے لگا لے یا غوثؒ
 غم کی یورش سے بچا لے یا غوثؒ
 اپنے دامن میں چھپا لے یا غوثؒ
 ہجر میں حال مرا ہے ابتر
 اب مجھے در پہ بلا لے یا غوثؒ
 سخت تاریک ہے دل کی دنیا
 بھیج دیں نور کے ہالے یا غوثؒ
 بہر حق ایک نگاہ درماں
 درد نے ڈیرے ہیں ڈالے یا غوثؒ
 تیری عادت، تیری فطرت نوری
 نور کی گود کے پالے یا غوثؒ
 اپنے ناناً کے تصدق دیجے
 خوانِ نعمت کے نوالے یا غوثؒ
 تاج سر پر ترے غوثیت کا
 مرحبا! رفعتوں والے یا غوثؒ
 کیف بن کر ہیں اترتے دل میں
 تیری محفل کے اجالے یا غوثؒ
 ہے معین بے غم و بے خوف و خطر
 جب سے ہے تیرے حوالے یا غوثؒ

نمستہ بحضور حضرت عبدالقادر جیلانیؒ

ذکر لب پہ سجا شاہِ جیلانؒ کا، مرحبا مرحبا
 کھل اٹھا دل میں گلشن ہے ایمان کا، مرحبا مرحبا
 ذہن میں وا ہوا بابِ عرفان کا، مرحبا مرحبا
 روح میں جلوہ محبوبِ سبحان کا، مرحبا مرحبا
 ابر برسا محبت کے فیضان کا، مرحبا مرحبا

نورِ خیر النساء، پورِ خیبر شکن، پرتوِ پنجنجن
 شاہِ بغدادِ ابنِ حسین و حسن، پرتوِ پنجنجن
 جامہِ تطہیر کا جب کیا زیبِ تن، پرتوِ پنجنجن
 اس کی خوشبو سے مہکے زمین و زمن، پرتوِ پنجنجن
 ڈنکا ہر سو بجا آپؒ کی شان کا مرحبا مرحبا

نورِ حیدر کے نقدِ گمر آپ ہیں، تاجور آپ ہیں
 نخلِ صبر و رضا کے ثمر آپ ہیں، تاجور آپ ہیں
 رہنما آپ ہیں، راہبر آپ ہیں، تاجور آپ ہیں
 ہے قدم جن کا ولیوں کے سر، آپ ہیں، تاجور آپ ہیں
 مرتبہ یہ ولایت کے سلطان کا مرحبا مرحبا

مہ لقا، ماہ و ش، مہ جبین آپ ہیں، محی الدین آپ ہیں
 دلبر و دلربا، دل نشین آپ ہیں، محی الدین آپ ہیں
 بالیقین شاہِ دنیا و دین آپ ہیں، محی الدین آپ ہیں
 حق نگر، حق نما، حق معین آپ ہیں، محی الدین آپ ہیں
 کس سے ممکن بیاں آپ کی شان کا مرحبا مرحبا

آپ ہیں گلشنِ سیدہ کی کلی، ابنِ مولا علی
 نورِ حسین ہیں، مرشدِ ہر ولی، ابنِ مولا علی
 آپ سلطانِ گل، آپ غوثِ جلی، ابنِ مولا علی
 ہو نگاہِ کرم صدقہ مہر علی، ابنِ مولا علی
 ہو مداوا میرے دردِ عصیان کا مرحبا مرحبا

منظہر شانِ اول و آخر ہو تم، عبدِ قادر ہو تم
 سرِّ باطن ہو تم، سرِّ ظاہر ہو تم، عبدِ قادر ہو تم
 بے کسوں، بے نواؤں کے ناصر ہو تم، عبدِ قادر ہو تم
 سب مُریدوں کے عیبوں کے ساتر ہو تم، عبدِ قادر ہو تم
 تم سہارا ہو ہر چاک دامان کا، مرحبا مرحبا

مل گیا ہے خوشا صدقہ شاہِ نجف، مژدہ ء لا تحف
 سُن کے مرہونِ احساں ہیں سب سر بکف، مژدہ ء لا تحف
 ان کی الفت میں پایا ہے اورجِ شرف، مژدہ ء لا تحف
 حشر میں دیں گے قدسی کھڑے صف بہ صف، مژدہ ء لا تحف
 بول بالا ہوا ان کے فیضان کا، مرحبا مرحبا

ہم پہ فضلِ خدا کی جو برسات ہے، اُن کی خیرات ہے
 غوثِ اعظم کی نسبت کی سوغات ہے، اُن کی خیرات ہے
 چشمہء فیض جاری جو دن رات ہے، اُن کی خیرات ہے
 لمحہ لمحہ جو خوشیوں کی بارات ہے، اُن کی خیرات ہے
 لطفِ پیہم ہے یہ شاہِ ذیشان کا، مرحبا مرحبا

یوں علاجِ دلِ درد گِیراں کرو، میراں میراں کرو
ذکر اُن کا پئے خوش ضمیراں کرو، میراں میراں کرو
دل سپردِ شہِ دستگیراں کرو، میراں میراں کرو
ہر گھڑی وردِ لبِ پیر پیراں کرو، میراں میراں کرو
ہے تقاضا محبت کے پیمان کا، مرحبا مرحبا

لے مزہ زیت کا آپ کی یاد میں، شہرِ بغداد میں
اپنا ایماں بچا! دورِ الحاد میں، شہرِ بغداد میں
غور کر غوثِ اعظم کے اجداد میں، شہرِ بغداد میں
آ کبھی بیٹھ کر عشق آباد میں، شہرِ بغداد میں
دیکھ جلوہ ذرا شانِ رحمان کا، مرحبا مرحبا

حبِّ آلِ نبیؐ کی زباں اور ہے، یہ جہاں اور ہے
درد الفت کا حسنِ بیاں اور ہے، یہ جہاں اور ہے
یہ زمیں اور ہے، آسماں اور ہے، یہ جہاں اور ہے
رنگِ توصیفِ غوثِ زماں اور ہے، یہ جہاں اور ہے
نغمہء وصل ہے حاصلِ ایمان کا، مرحبا مرحبا

آنکھ میں ہے سمایا جو منظرِ حسین، ہے بڑی گیارہویں
جلوہء حسن میں کھونہ جائے کہیں، ہے بڑی گیارہویں
فرطِ جذبات سے جھکتی جائے جبیں، ہے بڑی گیارہویں
خود وہ محفل میں ہیں جلوہ گر بالیقین، ہے بڑی گیارہویں
بخت جاگا خوشا چشمِ حیران کا، مرحبا مرحبا

گولڑہ مرکزِ علم و حکمت ہوا، رشکِ جنت ہوا
ضوفشاں اس میں شمسِ ہدایت ہوا، رشکِ جنت ہوا
مصدرِ جود و فضل و کرامت ہوا، رشکِ جنت ہوا
جگ میں ظاہر بہ رنگِ ولایت ہوا، رشکِ جنت ہوا
فیضِ مولا علیؑ شیرِ یزدان کا مرحبا مرحبا

پنجتنِ پاک کی چشمِ رحمت سے ہے، اُن کی نسبت سے ہے
سلسلہ فیض کا ان کی عترت سے ہے، اُن کی نسبت سے ہے
یہ کرم، یہ عطا ان کی قربت سے ہے، اُن کی نسبت سے ہے
جو بھی ہے اُن کی اپنی عنایت سے ہے، اُن کی نسبت سے ہے
چرچا مہرِ علیؑ شہ کے ایوان کا مرحبا مرحبا

بازِ اہلب ہے تو دل پذیرِ جہاں، دستگیرِ جہاں
 ذات تیری ہے پیرانِ پیرِ جہاں، دستگیرِ جہاں
 تیرے منگتے امیر و فقیرِ جہاں، دستگیرِ جہاں
 ہو عطا صدقہ مہرِ منیرِ جہاں، دستگیرِ جہاں
 ہے گدا تیرا ہم پایہ سلطان کا، مرحبا مرحبا

آج رندوں کا اعزاز و اکرام ہے، جام پر جام ہے
 حق تعالیٰ کا یہ ان پہ انعام ہے، جام پر جام ہے
 سب کے لب پہ فقط ایک ہی نام ہے، جام پر جام ہے
 ہے مئے خاص پر دعوتِ عام ہے، جام پر جام ہے
 مے کدہ ہے کھلا شاہِ جیلان کا، مرحبا مرحبا

میرِ بزمِ ولایت پہ لاکھوں سلام، تا ابد صبح و شام
 پیش ہوتے رہیں گے بہ صد احترام، تا ابد صبح و شام
 حق نے بخشا ہے یہ ان کو عالی مقام، تا ابد صبح و شام
 جو بھی ان کی محبت سے ہیں شاد کام، تا ابد صبح و شام
 کیوں کریں ذکر وہ حور و غلمان کا، مرحبا مرحبا

شان تیری زمانے میں سب سے جدا، اے شہِ اولیاء
 تیری عظمت کے ڈنکے بجے جا بجاء، اے شہِ اولیاء
 تیرا ”مخدع مقامی“ وراء الوالی، اے شہِ اولیاء
 کیوں نہ لے نام تیرا یہ صبح و مساء، اے شہِ اولیاء
 گود پالا معین تیرے احسان کا مرحبا مرحبا

☆☆☆

حضرت مولائے رومؑ

نورِ وحدت ہیں، حقیقت کی ضیا، مولائے رومؑ
بارک اللہ! مرحبا صد مرحبا، مولائے رومؑ
نو بہارِ عشق اور لطف و سرورِ جان و دل
وجد و حال و کیف و سرمستی، خوشا مولائے رومؑ
بے شبہ ہیں وہ، امیرِ کاروانِ عارفاں
خوش بیاں، محبوبِ جانِ اتقیا، مولائے رومؑ
واقفِ سرِّ حقیقت، عالمِ رمز و وجود
ذاتِ حق کے دلربا، حق آشنا، مولائے رومؑ
کیف و مستی ہے برستی ان کی چشمِ مست سے
سر بسر ہیں پیکرِ نورِ خدا، مولائے رومؑ
عارفِ علمِ لدنی، سرگروہِ عاشقان
صوفیاء اور اتقیا کے پیشوا، مولائے رومؑ
حکمتِ توحید کے اسرار ہیں جن پر عیاں
محرّمِ رازِ خفی، مردِ خدا، مولائے رومؑ
نغمہء حق آپ نے چھیڑا ادائے خاص سے
بن گیا سازِ حقیقت کی صدا مولائے رومؑ

ناحنِ حکمت سے کھولی رازِ عرفاں کی گرہ
وہ امامِ زمرہ ء اہلِ صفا، مولائے رومؑ
وہ سراپا آئینہ ہیں حکمتِ قرآن کا
ترجمانِ قول و فعلِ مصطفیٰ ﷺ، مولائے رومؑ
آگہی کا گلستاں ہے مثنویٰ معنویٰ
عندلیبِ گلشنِ حق کی صدا، مولائے رومؑ
چارہ ء بے چارگاں ہیں، داروئے وہم و گماں
مایہ دارِ سیمیا و کیمیا، مولائے رومؑ
بے سہاروں کا سہارا، بے نواؤں کی نوا
ہر ضعیف و ناتواں کا آسرا، مولائے رومؑ
ہیں نبیؐ کے اسوہ ء کامل کا وہ عکسِ جمیل
پیکرِ اخلاص، سر تا پا وفا، مولائے رومؑ
نیرِ حسنِ ازل ہے قونیہ میں ضوِ قنن
تیرگی میں صورتِ شمعِ خدا، مولائے رومؑ
راہبر ہیں عالمِ دانش کے فرزانوں کے وہ
ہیں سخن دانوں کے بے شک رہنما، مولائے رومؑ
ایک مدت سے بصدِ اخلاصِ جان و دل معین
منتظرِ لطف و عنایت کا ہے، یا مولائے رومؑ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ

حق کی پہچان ہیں غریب نوازؒ
 میرا ایمان ہیں غریب نوازؒ
 شاہ ذی شان ہیں غریب نوازؒ
 کامل انسان ہیں غریب نوازؒ
 ان کے دم سے سکون ہے دل کو
 راحتِ جان ہیں غریب نوازؒ
 ہند سے دور ہو گئی ظلمت
 نورِ ایمان ہیں غریب نوازؒ
 وہ بھی دن آئے میں پکار اٹھوں
 میرے مہمان ہیں غریب نوازؒ
 دیکھ کر آپ کا رخ تاباں
 نجم حیران ہیں غریب نوازؒ

ان کی چشمِ کرم سے غم کا نور
 دکھ کا درمان ہیں غریب نوازؒ
 منتظر آپ کی عنایت کے
 دل کے ارمان ہیں غریب نوازؒ
 آپ کی بارگاہِ اقدس میں
 جلوے ہر آن ہیں غریب نوازؒ
 وہ حقیقت کی راہ کے رہبر
 میرا ایمان ہیں غریب نوازؒ
 ہر گھڑی، اُن گنت مری جاں پر
 تیرے احسان ہیں غریب نوازؒ
 ان کا دل آگہی کا مخزن ہے
 فقر کی کان ہیں غریب نوازؒ
 شاہِ جیلاں ہیں، دستگیر مرے
 میری پہچان ہیں غریب نوازؒ
 اولیاء ان کے ہیں فقیر، معین
 کیسے سلطان ہیں غریب نوازؒ

یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ

محبوب تو ذاتِ خدا کا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 کیا شان تری، کیا رتبہ ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو نورِ ہدیٰ سرتا پا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو آقا ہے، تو مولا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو جود و سخا میں یکتا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 میں پیاسا ہوں، تو دریا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو پیکرِ حسنِ مصطفیٰ ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو نورِ حقیقتِ اعلیٰ ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو مظہرِ برزخِ کبریٰ ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 گنجینہٴ حق، دل تیرا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ

تو نور کا اک مینارہ ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو قبلہ ہے، تو کعبہ ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 غوری اور اکبر نازاں ہیں خدامِ ترے کہلانے پر
 تو انس و ملک کا بلجا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 اک چشمِ زدن میں گر چاہے، ناقص کو بنا دے تو کامل
 دنیا نے یہ منظر دیکھا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 ہے خوب تصوّرِ شام و سحر اور ذکر ہے تیرا آٹھوں پہر
 کیا خوب ترارِخِ زیبا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 تو راہبرِ دنیا و دیں، تو بزمِ ہدیٰ کا صدر نشین
 آفاق میں تیرا چرچا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ
 شاداں ہے معینِ الحق اس پر، اکرامِ سدا تیرے جس پر
 میں تیرا ہوں، تو میرا ہے، یا خواجہ معین الدّٰی چشتیؒ

☆☆☆

ہندالوئیؒ

خواجه ء گل خواجگاں، ہندالوئیؒ
 شمعِ بزمِ عارفاں، ہندالوئیؒ
 مرشدِ روحانیاں، ہندالوئیؒ
 آفتابِ چشتیاں، ہندالوئیؒ
 ہند تاباں نورِ دیں سے کر دیا
 مہرِ ایماں، بے گماں، ہندالوئیؒ
 جو بھی آیا اس کا دامن بھر دیا
 کس قدر ہیں مہرباں، ہندالوئیؒ
 کفر کی تاریکیاں مٹنے لگیں
 جب ہوئے جلوہ فشاں، ہندالوئیؒ
 پر تو انوارِ ذاتِ کبریا
 نورِ دل ہیں، نورِ جاں، ہندالوئیؒ
 کیا بیباں مجھ سے ہو شان ان کی معین!
 ہیں نشانِ بے نشاں، ہندالوئیؒ

☆☆☆

منقبتِ بکھنورِ خواجہ معین الدین چشتی
 اجمیریؒ

خواجہ ہندالوئیؒ، ابنِ مولا علیؑ، خاتم الانبیاء جن کے نانا
 خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
 جانِ خیر النساءؑ، مرتضیٰؑ، مصطفیٰؑ ہے حسینؑ و حسنؑ کا گھرانہ
 خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
 تیرا قائم رہے آستانہ
 بے کسوں، بے بسوں کا سہارا، بے گماں سنگِ درہے تمھارا
 نورِ حق سے سجا، تیرا مسکن بنا، اولیاء، اتقیاء کا ٹھکانہ
 خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
 تیرا قائم رہے آستانہ

اے عطائے نبیؐ، قُطبِ عالم، فیضِ جاری تیرا مثلِ زم زم
پشت کے تاجور، عارفِ نامور، پنجتن کا تو بانٹے خزانہ
خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
تیرا قائم رہے آستانہ

رنگِ عثمانؓ نے وہ ہے لگیا، ساری دنیا پہ ہے جس کا سایہ
رہنما ہیں خوشا تیرے داتا پیّا، فیضِ عالمِ ولی یگانہ
خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
تیرا قائم رہے آستانہ

جن پہ چشمِ کرمِ تم نے ڈالی، شانِ اُن کی جہاں سے نرالی
قُطبِ دیں کا کئی اور بابا گنجِ شکرؒ، خواجہ صابرؒ، نظامِ زمانہ
خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
تیرا قائم رہے آستانہ

آپؐ کے در پہ دامنِ پسا رے، دیر سے ہیں کھڑے غم کے مارے
فیضِ مولا علیؑ، بہرِ غوثِ جلیؒ، جھولیاں بھر کے سب ہوں روانہ
خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
تیرا قائم رہے آستانہ

مظہرِ شانِ ربِّ علا ہو، ہند میں نایبِ مُصطفیٰؐ ہو
خواجہ، خواجگاں، دلبرِ دلبراں، سب کے لب پہ ہے تیرا ترانہ
خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
تیرا قائم رہے آستانہ

اے حبیبِ خدا کے دُلا رے، زہراؑ، حسنینؑ، حیدرؑ کے پیارے
لمتس ہے معین، گولڑے کا مکین، یونہی دائم ہو لطفِ شہانہ
خواجہ اجمیرؒ، شاہِ زمانہ
تیرا قائم رہے آستانہ

☆☆☆

خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

چشت کے تاجور تا قیامت، شاہ اجمیر شاہ ولایت
ہیں گل گلستان سیادت، شاہ اجمیر شاہ ولایت

پنجتنی مہ پارے تجھ سے ہیں روشن سارے
قطبِ زمن بھی، پاکپتن بھی، پاکپتن بھی
ہے کھلا جس جگہ بابِ جنت، شاہ اجمیر شاہ ولایت

دید تمھاری خواجہ، عید ہماری خواجہ
خوب ہے جلوہ، حیدری نوشہ، حیدری نوشہ
جاؤں قربان حسنِ ملاحت، شاہ اجمیر شاہ ولایت

ولیوں کے مہاراجہ تم ہو سب کے خواجہ
ہند ولی ہو، ابنِ علی ہو، ابنِ علی ہو
جگ میں مشہور تیری سخاوت، شاہ اجمیر شاہ ولایت

نائبِ آپِ نبیؐ کے، وارثِ مولا علیؑ کے
ابنِ زہراً جلوہ آراء، جلوہ آراء
چار سو مثلِ خورشیدِ رحمت، شاہ اجمیر شاہ ولایت

چشمِ عنایت حق ہیں، سوائے معینِ الحق ہیں
بزمِ جہاں میں جاؤں جہاں میں جاؤں، جہاں میں
رہے پیشِ نظر تیری صورت، شاہ اجمیر شاہ ولایت



حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

رحمت مرے خدا کی یا بختیار کاکیؒ
ہیں روشنی صفا کی یا بختیار کاکیؒ
چارہ ہر ایک غم کا خاکِ قدم ہے تیری
تاثرِ کیمیا کی یا بختیار کاکیؒ
تم کو خدا نے بخشا ہے فقر کا خزانہ
شاہی تمھیں عطا کی یا بختیار کاکیؒ
منزل پہ حق کی پہنچا جس نے بھی تم کو چاہا
یہ دین ہے خدا کی یا بختیار کاکیؒ
عرفاں کے راستے میں رہو کو ہے ضرورت
تم جیسے رہنما کی یا بختیار کاکیؒ
لب پر معین کے ہو، تیرا ہی نام نامی
یا بختیار کاکیؒ! یا بختیار کاکیؒ

☆☆☆

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

اے نورِ ربوبیت یا بابا فرید الدینؒ
در تیرا درِ جنت یا بابا فرید الدینؒ
یہ دبدبہ، یہ حشمت یا بابا فرید الدینؒ
خالق کی ہے سب ہیبت یا بابا فرید الدینؒ
قرآن کی ہے آیت یا بابا فرید الدینؒ
بے مثل تری صورت یا بابا فرید الدینؒ
صورت سے ملے فرصت یا بابا فرید الدینؒ
ہودل میں وہ بے صورت یا بابا فرید الدینؒ
اک چشمِ عنایت سے ہوں دورِ اَلَم سارے
کٹ جائے شبِ فرقت یا بابا فرید الدینؒ
سب لطفِ نبیؐ کا ہے، فیضانِ صحابہ ہے
اس درجہ تری شہرت یا بابا فرید الدینؒ

رحمت کی تجلّی کا مظہر ہے ترا پیکر
 ہے جس پہ فدا خلقت یا بابا فرید الدّیّ
 بے ساختہ آتا ہے جب نام ترا لب پر
 ٹلتی ہے معاً آفت یا بابا فرید الدّیّ
 ہے رنگِ نبیٰ اس میں، ہے رنگِ علیٰ اس میں
 جو تجھ کو ملی رنگت یا بابا فرید الدّیّ
 تو چاہے تو گھل جائیں، آنکھیں مرے وجداں کی
 رتبہ ترا عبدیت یا بابا فرید الدّیّ
 اللہ کرے پائیں ہم تیرے توّسل سے
 دارین میں عاقبت یا بابا فرید الدّیّ
 تم بانٹتے ہو شاہی، شاہد ہیں نظر والے
 حاصل ہے تمہیں قدرت یا بابا فرید الدّیّ
 نازاں ہے معین اپنی اس خوبی قسمت پر
 ہے خوب تری نسبت یا بابا فرید الدّیّ

☆☆☆

بہشتی دروازہ
 روضہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ

ایں مطلعِ انوارِ خدا بابِ بہشت
 ایں مخزنِ الطاف و عطا بابِ بہشت
 شد پاک و منزہ ز کرم ہائے فرید
 آں شخص کہ بر او شدہ وا بابِ بہشت

☆☆☆

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الہی

حمیبِ حق ہیں، ظلّ ذاتِ رحماں ہیں، نظام الدین
دل و جاں، سرخوشی سے تم پہ قرباں ہیں، نظام الدین
نبیٰ کے مظہرِ لطفِ فراواں ہیں، نظام الدین
ہدایت کی تجلی، نورِ یزداں ہیں، نظام الدین
سراپا نورِ حق، سروچراغاں ہیں، نظام الدین
حقیقت کی حسینِ شمعِ فروزاں ہیں، نظام الدین
چمن ہے دینِ حق، جانِ بہاراں ہیں، نظام الدین
خدا کی رحمتوں کے ابرنیساں ہیں، نظام الدین
وہ منظورِ نظرِ گنجِ شکرِ مسعودِ بابا کے
امیرِ کاروانِ اہلِ عرفاں ہیں، نظام الدین
محبت کے قدِ رعنا، بشکلِ پیکرِ انساں
نشاطِ بزمِ ایقاں، جانِ ایماں ہیں، نظام الدین

کھڑے ہیں جن کے در پر تا جو بھی ہاتھ پھیلائے
حقیقت ہے کہ سلطانوں کے سلاطین ہیں، نظام الدین
حرم میں ذاتِ حق کے معتکف، گم ذاتِ مطلق میں
گہرِ کائن و لایت کے درخشاں ہیں، نظام الدین
پہنچتے ہیں مدد کو جب وہ سنتے ہیں نغاں دل کی
مری و شفیق و مونسِ جاں ہیں، نظام الدین
نظر ان کی رفیقِ حال ہے ان کے غلاموں کی
خیال و فکر و وجدان اور ایماں ہیں، نظام الدین
وساوس کے جسے کانٹے چھبے ہیں، ان کا در چوڑے
گناہوں کے مرض کا خوب درماں ہیں، نظام الدین
بہت عالی مراتب ان کو بخشے حق تعالیٰ نے
کہ محبوبِ الہی، قطبِ دوراں ہیں، نظام الدین
معین ان کو عطا کی ہے خدا نے عزّت و عظمت
جہاں میں کیف اور مستی کے سلاطین ہیں، نظام الدین

☆☆☆

حضرت خواجہ سید علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ

پرتو حق ہیں، خدا کی شان، صابر کلیریؒ
 عارفوں کی انجمن کی جان، صابر کلیریؒ
 ان کی ذاتِ آلام سے محفوظ رکھتی ہے سدا
 سائبانِ رحمتِ رحمان، صابر کلیریؒ
 التفات ان کا ہے گویا مرہمِ زخمِ جگر
 جان و دل کے درد کے درمان، صابر کلیریؒ
 جادہء عشق و محبت کے امیر کارواں
 عارفانِ حق کے ہیں سلطان، صابر کلیریؒ
 بخش دیں وہ نعمتِ قربِ خدا، حبِّ نبیؐ
 بانٹتے ہیں دولتِ ایمان، صابر کلیریؒ

مظہر شانِ ولایت، پیکرِ اجلالِ فقر
 خلق پر اللہ کا احسان، صابر کلیریؒ
 وحدتِ حق کا دیا پیغامِ خاص و عام کو
 دعوتِ توحید کا عنوان، صابر کلیریؒ
 وہ مدد کرتے ہیں ہر نادار کی، مجبور کی
 مشکلیں کرتے ہیں سب آسان، صابر کلیریؒ
 جن کی اک بات تفسیرِ کلامِ سرمدی
 اہلِ علم و صاحبِ عرفان، صابر کلیریؒ
 روکتے ہیں اک اشارے سے بحکمِ ایزدی
 ارتداد و کفر کا طوفان، صابر کلیریؒ
 اک غلامِ غوثِ اعظمؒ، بندہء مہرِ علیؑ
 یہ معین ہے آپ پر قربان، صابر کلیریؒ

☆☆☆

حضرت سید شاہ قادر قمیصؒ

نورِ عرش بریں، شاہ قادر قمیصؒ
 شمعِ ایوانِ دیں، شاہ قادر قمیصؒ
 صورتِ مہ جبین، شاہ قادر قمیصؒ
 سیرتِ دل نشیں، شاہ قادر قمیصؒ
 کس قدر ہیں حسین، شاہ قادر قمیصؒ
 ہیں عجب نازنین، شاہ قادر قمیصؒ
 وہ ہیں شیریں سخن، وہ ہیں شیریں دہن
 حق نشاں، حق نشیں، شاہ قادر قمیصؒ
 غوثِ ثانی ہو، قدرتِ خدا کی ہو تم
 ہے یہ عینِ یقین، شاہ قادر قمیصؒ
 ان کے رخ کی ضیا روشنی دین کی
 حسنِ روئے زمیں، شاہ قادر قمیصؒ

ذات ان کی سراسر چراغِ ہدیٰ
 شمعِ بزمِ یقین، شاہ قادر قمیصؒ
 تیری بے کس نوازی کی وہ دھوم ہے
 آفریں! آفریں! شاہ قادر قمیصؒ
 بھول جائے یہ دل تیرے احسان کو
 ایسا ممکن نہیں، شاہ قادر قمیصؒ
 میرے لب پہ رہے گا یہی تذکرہ
 تا دمِ واپسین، شاہ قادر قمیصؒ
 ہے معینِ آپ سے ملتسِ سیدی
 بخششِ نورِ یقین، شاہ قادر قمیصؒ

☆☆☆

حضرت پیر سید نذر دین شاہ
اجی صاحب

قلمِ حق کے شناور، پیر سید نذر دین
پاک طینت، پاک جوہر، پیر سید نذر دین
پیکرِ نورِ ہدایت، والدِ مہرِ علی
سر بسر ماہِ متور، پیر سید نذر دین
روشنی تقسیم ہو مستی کی خاص و عام میں
جس سے روشن ہو ہر اک گھر، پیر سید نذر دین
ہیں امیرِ کاروانِ شوق، وہ عالی نسب
منزلِ حق کے ہیں رہبر، پیر سید نذر دین
ہے جہاں شاہد، بہ لطف ذاتِ حق بیٹھے رہے
آگ میں مثلِ گل تر، پیر سید نذر دین
ان کا مرقد ہے، تجلی گاہِ انوارِ خدا
جلوہء یزداں کے مظہر، پیر سید نذر دین
ہے طلبِ گارِ نوازش، آپ کا اپنا معین
دل ہوا غم سے مکدر، پیر سید نذر دین

☆☆☆

حضرت پیر سید مہر علی شاہ

دلنہدِ حسن، نورِ خدا، مہر علی شاہ
آئینہء سلطانِ ہدی، مہر علی شاہ
ہیں راہبرِ راہِ وفاء، مہر علی شاہ
دیتے ہیں رہِ حق کا پتا، مہر علی شاہ
کرتے ہیں عطا، راحتِ جاں، لطف و کرم سے
ہر درد کی شافی ہیں دوا، مہر علی شاہ
سلطان و غنی ان کی گلی کے ہیں سوالی
ہیں بابِ کرم، بابِ عطا، مہر علی شاہ
افسوس تھا جو اک جھوٹی نبوت کا وہ توڑا
اور بن کے اٹھے حق کی صدا، مہر علی شاہ
اسرارِ الہی کا امیں ان کا دلِ پاک
خورشیدِ ہدی، مہر صفا، مہر علی شاہ
وہ اہلِ بصیرت کے لیے مرکزِ عرفاں
اک مظہرِ انوارِ خدا، مہر علی شاہ
ہیں حسنِ حقیقت کے وہ اک مظہرِ تاباں
شاخِ شجرِ آلِ عبا، مہر علی شاہ
لاریبِ معین آپ کی الفت میں گرفتار
یک چشمِ کرم بہرِ خدا، مہر علی شاہ

☆☆☆

اے مہر سراپا!

کیا مرتبہ ہے مہر علیؑ شاہ کا بالا
 ولیوں کے وہ سردار ہیں، عالم کے مسیحا
 وہ لختِ جگر غوثؑ کے، وہ نورِ نبیؐ کے
 نسبت مرے سلطان کی، لاریب ہے اعلیٰ
 دیدارِ رخِ مہرِ علیؑ، دیدِ نبیؐ ہے
 جوں نورِ خدا، نورِ محمد ﷺ سے ہویدا
 واللہ رہی ان کی نگاہوں میں ہمہ دم
 اللہ کے محبوب کی وہ صورتِ زیبا
 جز نامِ خدا لفظ نہ تھا جن کی زباں پر
 ہر سمت جہاں میں ہے اسی نام کا چرچا
 اک پیکرِ پُر نور ہیں، وہ مہر سراپا
 اک کیفِ مجسم ہیں دل آرا و دل افزا
 اوہام کا پردہ جو نگاہوں سے اٹھا ہے
 یہ لطف و کرم، ان کا سدا یاد رہے گا
 ذکر ان کا غموں میں مجھے دیتا ہے تسلی
 یاد ان کی مرے واسطے خلوت میں دلاسا
 ہیں مونس و غم خوار وہی مہرِ مجسم
 بنتے ہیں مری خاطرِ پُر غم کا سہارا
 کٹتے ہیں معین اپنے شب و روز مزے سے
 سر پر ہے مرے مہرِ علیؑ شاہ کا سایا

مہر میں

کیا شان ہے تیری مہرِ علیؑ، تو نورِ خدا کا پیکر ہے
 آئینہٴ حسن و جمالِ نبیؐ، تنویرِ جنابِ حیدرؑ ہے
 اے پر تو رحمت، صلِّ علیؑ! اے مخزنِ گوہرِ صدق و صفا
 ہے صورتِ زیبا شانِ خدا، جو ظلِّ کرامتِ داور ہے
 محبوبِ نبیؐ، فرزندِ علیؑ، کیا خوب ہے تیرا رنگِ جلی
 تو گلشنِ زہراؑ کی ہے کلی، نانا ترا ساقی کوثرؑ ہے
 عالی ہے عجب رتبہ تیرا، اس فضل و شرف کا کیا کہنا
 تو قبلہٴ دل تو کعبہٴ جاں، طہ، یسین کا دلبر ہے
 اے جلوہٴ ذاتِ لم یزل، اے وارثِ علمِ مولا علیؑ
 تا حشر رہے نسبت کا تری، جو نقشِ ہمارے دل پر ہے
 تو غوثِ کارِ ارج دلار ہے اور ہندوئی کا پیارا ہے
 ہم رنگِ فرید و نظام الدینؑ، ہم سیرتِ صابرِ کلیرؑ ہے
 یہ خاکِ نشیں تیرے در کا معین، ہے خوب ٹھکانہ اس کا یہیں
 اک چشمِ کرم اے مہرِ میں! تو مرشدِ کامل، رہبر ہے

☆☆☆

وردِ جاں

خاطرِ مضطر کو اب آرام ہے
وردِ جاں مہرِ علیؑ کا نام ہے
ہے عجب نعمت، ولائے اہلِ بیٹ!
حقِ تعالیٰ کا یہ خاص انعام ہے
دل سے ہے جو خادمِ مہرِ علیؑ
خزم و شاداں، وہ نیک انجام ہے
وہ گلِ خنداں کی صورت تازہ دم
جس کو حاصل معرفت کا جام ہے
ہے زیارتِ مہر کی دیدِ نبی
وصلِ حق کا دل نشین پیغام ہے
ان کی نسبت، نسبتِ خیرالوریؑ
ان کی رافت ہر کسی پر عام ہے
جو بھی ہے وابستہ ء مہرِ علیؑ
وہ معینِ آزادِ بند و دام ہے

☆☆☆

ارمغانِ معین

بکضور

حضرت پیر سید غلام محی الدین بابو جیؒ

حبیبِ ربِّ علا ہیں، غلام محی الدینؒ
چراغِ نورِ ہدیٰ ہیں، غلام محی الدینؒ
نہیں ہے راہزنی کا ذرا بھی خوف ہمیں
ہمارے راہنما ہیں، غلام محی الدینؒ
وہ صدر، بزمِ حقیقت کے تکتہ دانوں کے
امیرِ اہلِ صفا ہیں، غلام محی الدینؒ
غرورِ شرک کو برق و شرر نظر تیری
یہ رتبے حق کی عطا ہیں، غلام محی الدینؒ
جہاں کو دی ہے انھوں نے، ضیائے مہرِ علیؑ
علیؑ کے گھر کی ضیا ہیں، غلام محی الدینؒ
ودیعت ان کو تصرف ہے، ذاتِ باری سے
بلا کے عقدہ کشا ہیں، غلام محی الدینؒ

نہیں انیس کوئی جس کا، یہ رفیق اس کے
 فصیل شہر وفا ہیں، غلام محی الدینؒ
 ملی شگفتگی گلشن کو، ان کی آمد پر
 وہ لطف حق کی گھٹا ہیں، غلام محی الدینؒ
 یہ ان کا حرفِ تسلی، یہ ان کی چشمِ کرم
 ہر ایک غم کی دوا ہیں، غلام محی الدینؒ
 جو آ گیا درِ اقدس پہ، بامراد گیا
 وہ کانِ فضل و سخا ہیں، غلام محی الدینؒ
 وہ مہر اور خلوص و وفا کے پیکر ہیں
 محبتوں کی ادا ہیں، غلام محی الدینؒ
 انہی کی چشمِ عنایت سے بھر گئے دامن
 نشانِ لطف و عطا ہیں، غلام محی الدینؒ
 خدا نے ان کو عطا کی سعادتیں کیا کیا
 ضیائے نورِ خدا ہیں، غلام محی الدینؒ
 نرالی ان کی ادائے سخا و لطف و عطا
 کہ سارے جگ سے جدا ہیں، غلام محی الدینؒ
 جو اک نظر سے سیہ بخت کو کریں روشن
 وہ شمعِ مہر و وفا ہیں، غلام محی الدینؒ
 جمال ان کا ہے صد جاذبِ نظر، واللہ
 وہ عینِ حسنِ ادا ہیں، غلام محی الدینؒ

وہ مفلسوں کے دلوں کے ہیں مایہء ثروت
 کہ بے نوا کی نوا ہیں، غلام محی الدینؒ
 خدا شناس ہیں، وہ رازداں خدا کے ہیں
 خود ایک رمزِ خدا ہیں، غلام محی الدینؒ
 ورائے عرشِ بریں، ان کی سوچ کی پرواز
 کمالِ فکرِ رسا ہیں، غلام محی الدینؒ
 خدا کا فضل و کرم ہے، نبیؐ کی رحمت ہے
 یہ لطف حد سے سوا ہیں، غلام محی الدینؒ
 وجود ان کی ہدایت کی مشعلِ تاباں
 وہ مہرِ حق کی ضیا ہیں، غلام محی الدینؒ
 پکار کر انھیں دیکھا قدم قدم پہ معین
 وہی وسیلہ مرا ہیں، غلام محی الدینؒ
 قبول کیجئے خواجہ! یہ ارمغانِ معین
 یہ شعرِ دل کی صدا ہیں، غلام محی الدینؒ